سوال

(311)استمناء بالید

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

استمناء بالید (مشت زنی) کے بارے میں شیخ قرضاوی لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ منی بھی دیگر فضلات کی طرح ایک فضلہ ہے لہذا فصد کی طرح اسے خارج کرنا بھی جائز ہے، ابن حزم نے بھی اسی کی تائید وحمایت کی ہے ۔ (ص ۱٦٦، المکتب الاسلامی) کیا یہ صحیح ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مشت زنی کو عام جائز قرار دیا ہے؟ ان کی دلیل کیا ہے؟ یہ بات بہت ہی افسوس ناک ہے کہ آج ہمارے نوجوان اس (انتہائی بری) عادت میں بتلاہوچکے ہیں اوروہ اس بات کو بھول چکے ہیں کہ اس حالت کے علاج کے لئے نبی کریم ﷺ نے روزہ تجویز فرمایا تھا۔ایک نوجوان نے ہمیں بتایا کہ وہ کپڑے یہ روئی وغیرہ کے ذریعے جائے مخصوصہ بنا کر منی خارج کرتا ہے۔۔۔۔۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق مشت زنی حرام ہے،جمہور کا بھی یہی قول ہے اوراس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالی کا عموم ہے :

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ٥ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ٦ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (المومنون۵/۲۳۔۷)

''اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جوان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوااوروں کے طالب ہوں، وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

ان آیات میں اللہ تعالی نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اورصرف اپنی بیویوں یا لونڈیوں ہی کو اپنی جنسی تسکین کےلئے استعمال کرتے ہیں اور فرمایا کہ جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرتا ہے خواہ وہ کوئی طریقہ بھی ہو تو وہ حد سے گزرنے والااور اللہ تعالی کے حلال کردہ امر سے تجاوز کرنے والا ہے،

چنانچہ ان آیات کے عموم میں مشت زنی بھی شامل ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیر

رحمۃ اللہ علیہ اور کئی دیگر ائمہ نے اس کی نشاندہی فرمائی ہے ۔ مشت زنی کے نقصانات بہت زیادہ اوراس کا انجام بھی بے حد خطرناک ہے مثلا اس سے جسمانی قوتیں ختم اوراعصاب کمزور ہوجاتے ہیں اوراسلامی شریعت نے ہر اس کام کو ممنوع قرار دیا ہے جو انسان کے دین، جسم، مال اور عزت وآبرو کےلئے نقصان دہ ہو۔

موفق ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''المغنی''میں فرماتے ہیں :

''اگر کسی نے مشت زنی کی تو اس نے ایک حرام فعل کا ارتکاب کیا، اگر اس سے انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر انزال ہوگیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اس لئے کہ یہ فعل بوسہ کی طرح ہے۔''

یعنی جس طرح بوسہ لینے سے انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر انزال ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ''مجموع الفتوی ص ۳۲۹ ج ۳۴'' میں فرماتے ہیں :

''جمہور علماء کے نزدیک مشت زنی حرام ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں بھی صحیح ترین قول یہی ہے کہ جس نے اس فعل کا ارتکاب کیا اسے تعزیری سزا دی جائے گی، امام احمد کے مذہب میں دوسرے قول کے مطابق یہ فعل حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے، اکثر ائمہ زنا وغیرہ کے خوف کی صورت میں بھی اسے جائز قرار نہیں دیتے۔''

علامہ محمد امین شنقیطی اپنی تفسیر ''اضواء البیان ج ۵ ص ۷۶۹'' میں فرماتے ہیں :

''(مسئلہ سوم) بے شک سورہ المومنون کی یہ آیت کریمہ ''فمن ابتغی''۔۔۔۔۔ کا عموم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مشت زنی (جسے عربی میں جلد عمیرہ اور الخضخضۃ بھی کہا جاتا ہے) ممنوع ہے کیونکہ جس شخص نے ہاتھ سے تلذذ حاصل کیا حتی کہ اسے انزال ہوگیا تو اس نے اللہ تعالی کے حلال کردہ طریقے کے علاوہ اور طریقہ اختیار کیا ہے لہذا وہ سورۃ المومنون کی اس آیت کریمہ اور سورۃ المعارج کی آیت کریمہ کی روشنی میں حد سے بڑھ جانے والوں میں سے ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ امام شافعیؒ اور ان کے متبعین نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ مشت زنی ممنوع ہے۔''

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالحکیم نے کہا ہے کہ میں نے حرملہ بن عبدالعزیز سے سنا کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مشت زنی کرنے والے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے والذین ہم لفروجہم حافظون سے لے کر العادون تک کی آیات تلاوت فرما دیں۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ مجھے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہل علم کا اس آیت کریمہ سے مشت زنی کی ممانعت کے بارے میں استدلال صحیح ہے۔ قرآن مجید سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے اور پھر قرآن مجید اور سنت سے اس کے خلاف بھی کوئی بات ثابت نہیں ہے حضرت الامام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت علمی اور ان کے ورع وتقوی کے اعتراف کے باوجود ہم یہ عرض کریں گے کہ انہوں نے قیاس کے ذریعہ مشت زنی کو جو جائز قرار دیا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے، چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

''مشت زنی بھی وقت ضرورت جسم سے فضلہ نکالنا ہے لہذا یہ بھی فصد اور سینگی پر قیاس کی وجہ سے جائز ہے جیسا کہ ایک شاعر نے بھی کہا ہے

اذا حللت بواد لا انیس بہ

فاجلد عمیرۃ لا عار ولا حرج

''جب تم کسی ایسی وادی میں فروکش ہو جہاں دوست (بیوی) نہ ہو تو مشت زنی کر لو اس میں کوئی عار یا حرج نہیں ہے۔''

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ومرتبہ اگرچہ مسلم لیکن آپ کا یہ قیاس عموم قرآن کے خلاف ہے اور جو قیاس اس طرح کا ہو وہ اسے فساد اعتبار کی وجہ سے رد کر دیا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے اس کتاب مبارک (تفسیر قرطبی) میں کئی بار ذکر کیا اور صاحب ''مراقی السعود'' کے اس قول کا حوالہ بھی دیا ہے کہ

والخلف للنص اواجماع دعا

فسادالاعتبار کل من وعی

''نص اور اجماع کے خلاف جو قیاس ہو اسے تمام اہل علم نے فساد الاعتبار کے نام سے موسوم کیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (المومنون ۵/۲۳)

''اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''

اور اس سے صرف ان دو صورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جو حسب ذیل ہیں:

٥ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ (المومنون ۶/۲۳)

''مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے صرف ان لوگوں کو ملامت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے جو صرف اور صرف بیوی یا لونڈی کی جنسی تسکین کا ذریعہ بناتے ہیں اور پھر ان دو صورتوں کے سوا دیگر تمام طریقوں اور صورتوں سے منع کرتے ہوئے بے حد جامع الفاظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا:

فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (المومنون ۷/۲۳)

''اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

اور بلاشک وشبہ یہ عموم مشت زنی کرنے والے کو بھی شامل ہے۔ عموم قرآن کے ظاہر سے اعراض صرف اسی صورت میں کیا جاسکتا ہے جب کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی دلیل موجود ہو جس کی طرف رجوع کرنا واجب ہو اور وہ قیاس جو نص کے خلاف ہو وہ فاسد الاعتبار ہے جیسا کہ ہم نے قبل ازیں واضح کرادیا ہے، والعلم عند اللہ تعالیٰ۔

ابو الفضل عبداللہ بن محمد صدیق حسنی ادریسی اپنی کتاب الاستقصاء لادلۃ تحریم الاستمناء اوالعادۃ لسریۃ میں لکھتے ہیں کہ مالکیہ، شافعیہ، حنفیہ اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ مشت زنی حرام ہے اور یہی مذہب صحیح ہے، اس مذہب کے خلاف کوئی بات کہنا جائز نہیں ہے جیسا کہ ان دلائل سے واضح ہوتا ہے، جنہیں بتوفیق الٰہی ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

دلیل اول:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ٥ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ٦ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (المومنون ۲۳/۵-۷)

''اور جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے میں) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

ان آیات کریمہ سے استدلال ظاہر ہے اوروہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ حرام کاموں سے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، نیزاللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایاہے کہ وہ قابل ملامت نہیں ہیں جواپنی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے قریب جاتے ہیں یعنی شرم گاہوں کی حفاظت کے عموم سے صرف ان دوصورتوں ہی کو مستثنیٰ قراردیااورپھر فرمایاکہ ان دوصورتوں یعنی بیویوں اورلونڈیوں سے جنسی عمل کے سواجولوگ کوئی اور طریقہ اختیار کرتے ہیں تووہ ظالم اورحلال سے تجاوزکرکے حرام کاارتکاب کرنے والے ہیں۔ ''العادی ''اس کوکہتے ہیں جوحدسے تجاوزکرجائے اورجواللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد سے تجاوزکرجائے وہ ظالم ہے اوراس کی دلیل یہ ارشادباری ہے :

وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (البقرۃ۲/۲۲۹)

''اورجولوگ اللہ کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے،وہ ظالم ہوں گے۔''

گویایہ آیت عام ہے اوراس میں جنسی عمل کےلئے بیویوں اورلونڈیوں کے استعمال کے سوادیگر تمام طریقوں کو حرام قراردیاگیا ہے۔مشت زنی بھی بلاشبہ ان دوصورتوں کے علاوہ ہے لہذا یہ بھی حرام ہے اوراس فعل کا مرتکب نص قرآن کی روشنی میں ظالم ہے۔اس کتاب کے فاضل مصنف نے اس کے بعد دیگر دلائل ذکرکئے ہیں،جن میں سے چھٹی دلیل حسب ذیل ہے :

علم طب کی روشنی میں یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ مشت زنی سے کئی بیماریاں پیداہوتی ہیں مثلااس سے

(۱) نظر بے حد کمزور ہوجاتی ہے (۲) عضوتناسل کمزور ہوکراس میں جزوی طورپرڈھیلاپن پیداہوجاتا ہے یاوہ کلی طورپرہی اس قدرڈھیلا ہوجاتا ہے کہ مشت زنی کرنے والاعورت کے مشابہ ہوجاتا ہے کیونکہ اس میں رجولیت کاوہ اہم امتیاز ختم ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مردکو عورت پر فضیلت عطافرمائی ہے اوراس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا مردشادی کے قابل نہیں رہتا اوراگروہ شادی کربھی لے تووہ صحیح طورپروظیفہ زوجیت ادانہیں کرسکتااورجب یہ صحیح طورپروظیفہ زوجیت ادانہیں کرسکے گاتواس کی بیوی دوسرے مردوں کی طرف دیکھے گی اورپھراس میں جومفاسداورخرابیاں ہیں،وہ محتاج بیان نہیں ہیں (۳) مشت زنی کے نتیجہ میں اعصاب بھی کمزورہوجاتے ہیں (۴) اس سے معدہ پربھی بہت برااثرپڑتا ہے اورنظام ہضم کمزورہوجاتا ہے (۵) اس سے اعضاء بدن خصوصاجنسی اعضاء آلہ تناسل اور خصیتیں کی نشوونمارک جاتی ہے اوروہ اپنی طبعی حدتک نہیں پہنچ سکتے۔ (۶) اس سے مادہ منویہ بہت پتلا ہوجاتا ہے اورمشت زنی کرنے والاسرعت انزال کا اس حدتک مریض ہوجاتا ہے کہ اس کے آلی تناسل سے اگر کوئی ذراسی چیز بھی لگے تواسے فوراانزال ہوجاتا ہے۔ (۷) اس سے کمرکی ہڈیوں میں دردشروع ہوجاتا ہے کیونکہ منی پشت ہی سے نکلتی ہے اورپھراس دردکی وجہ سے کمرٹیڑھی ہوجاتی ہے۔ (۸) مشت زنی کرنے والے کی منی بہت پتلی ہوجاتی ہے اوراس کے جراثیم بالکل مرجاتے ہیں یااس قدرکمزورہوجاتے ہیں کہ ان سے حمل قرارنہیں پاتااوراگر حمل قرارپابھی جائے تواولادبہت کمزوراورنحیف وناتواں ہوتی ہے اورصحت مند نہیں ہوتی جس طرح ایک طبعی اور صحیح منی سے پیداہونے والی اولادہوتی ہے (۹) مشت زنی سے بعض اعضاء مثلاپاوں وغیرہ کورعشہ بھی لاحق ہوسکتا ہے (۱۰) اس سے دماغی غدودکمزورہوجاتے ہیں جس سے عقل وفہم میں کمی ہوآجاتی ہے خواہ انسان پہلے کتنا ہی عقل مند کیوں نہ ہواس عادت سے پیداہونے والے ضعف دماغ سے دماغی توازن میں خلل بھی پیداہوسکتا ہے۔''

اس تفصیل سے سائل کے سامنے بلاشک وشبہ یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ ان مذکورہ دلائل اوراس عادت کے نتیجہ میں پیداہونے والے نقصانات کی وجہ سے مشت زنی حرام ہے،منی ہاتھ سے خارج کی جائے یاروئی وغیرہ سے شرم گاہ کی شکل بناکرہرطرح (طبعی عمل کے سوا) حرام ہے۔واللہ اعلم۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

محدث فتویٰ